

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

### غیر مسلم کا داخلہ اور تقریر مسجد میں

پچھلے دنوں دہلی اور لاہور کی جامع مسجدوں میں مسلموں کے ساتھ غیر مسلموں نے بھی تقریریں کیں وہ تقریریں کس مضمون کی تھیں اور کس کی نہ تھیں اس سے ہمیں مطلب نہیں ان کے ایسا کرنے پر مذہبی دنیا میں سوال پیدا ہوا کہ آیا از روئے مذہب اسلام ہونا ایسا ہونا جائز ہے کہ کوئی غیر مسلم مسجد میں آکر غیر

نظام ابوشیخان فی المسجود فی الانی قد اجرت بین الناس (ابن خلدون بقیہ الجرح شانی ص ۴۳ تا ۴۴) کا بیان ہے کہ اگر کوئی غیر مسلم مسجد میں آکر تقریر کرے تو اسے نکال دیا جائے گا۔ (ص ۳۷۴)

اس فقرے کا ترجمہ مولانا شبلی مرحوم کی سیرۃ نبوی میں یوں کیا گیا ہے ابوشیخان نے حضرت علی کے ایما سے مسجد نبوی میں جا کر اعلان کر دیا کہ میں نے معاہدہ کی تجدید کر دی۔ (ص ۳۷۴)

یہ واقعہ ایسا ہے کہ گل مورخین نے اسے نقل کیا ہے اس سے یہ نتیجہ صاف برآمد ہوتا ہے غیر مسلم مسجد میں اپنے مطلب کی بات بھی کہہ سکتا ہے گو وہ مسلمانوں بلکہ ان کے امام کے منشاء کے بھی خلاف ہو گا یہ مسلمانوں کے منشاء کے خلاف نہ ہو اسلام ایسا تنگ مذہب نہیں ہے کہ اپنی عبادت گاہ میں غیر

اسلام اور غیر مسلم اسلام ﷺ کا یہ عمل کہ غیروں کو بھی مسجد نبوی ﷺ میں نماز کی اجازت دیں اور وہ اپنے طریق پر خلاف طریق اسلام نماز پڑھیں مگر مسلمانوں کی یہ کیفیت ہے کہ معمولی سے فردی اختلاف پر ایک فریق دوسرے کو مسجد میں نماز پڑھنے سے روکیں اور فتاویٰ شائع کریں کہ فلاں فرسے کا ہماری

شہیدم کہ مردان راہ خدا دل دشمنان ہم نہ کردند تنگ

ترا کے ہیر شو دایں مقام کہ بادوستانت خلافت وست جنگ

### فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 750

محدث فتویٰ